از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 20 مارچ، 1995

شنکر بلونت لوکھنڈے

بنام

چندر کانت شنکر لوکھنڈے

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی آرڈر 20 قاعدہ 18 (2)—حد بندی ایکٹ 1908 آرٹیکل 182- حتمی ڈگری تیار کرنے کا حکم دیا گیا- آیا عمل درآمد کرنے والی عدالت حتمی ڈگری سے پہلے ابتدائی ڈگری حاصل کر سکتی ہے- جب ڈگری قابل عمل ہو جائے- شروعِ حد بندی۔

مدعا علیہ اور اپیل کنندگان ٹرائل کورٹ کی ابتدائی ڈگری کی بنا پر کسی خاص جائیداد کے بالترتیب 1/6 ویں اور 5/6 ویں حصے کے حقدار تھے۔ 19.4.58 پر حتمی ڈگری تیار کرنے کا حکم جاری کیا گیا تھا لیکن اپیل کنندگان کی طرف سے نان جوڈیشل اسٹام کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے تیار نہیں کیا گیا تھا۔ تاہم پہلے مدعا علیہ نے مہر بند کاغذات فراہم کیے اور ٹرائل کورٹ کے ذریعے اس پر حتمی ڈگری حاصل کروائی۔ اپیل گزاروں کی طرف سے 13.3.68 پر عمل درآمد کے لیے درخواست دائر کی گئی تھی لیکن اسے حد کی بنیاد پر خارج کر دیا گیا۔ اپیل پر ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ عمل درآمد کے لیے کوئی ڈگری موجود نہیں ہے۔

اس کے بعد نان جوڈیشل اسٹام کو قبول کرنے اور حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے 3.2.76 پر ٹرائل کورٹ کے سامنے ایک درخواست دائر کی گئی تھی، لیکن مدعا علیہ نے حد بندی کے طور پر اس کا مقابلہ کیا۔ ٹرائل کورٹ نے اعتراض کو خارج کر دیا اور درخواست کو منظور کر لیا۔ پہلی اپیل پر سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا ہے کیونکہ درخواست دیوانی کورٹ کی ہدایت کی تاریخ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے 3 سال کے اندر نہیں کی گئی تھی۔ ڈویژن بنچ نے اپیل کو محدود مدت میں خارج کر دیا۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: 1. حد اس تاریخ سے شروع نہیں ہوتی جب حتمی ڈگری پاس کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ صرف حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے مہر بند کاغذ فراہم کرنے کی ہدایت دینا حتمی ڈگری پاس کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ جب تک فریقین کے حقوق کا تعین نہیں کیا جاتا اور فریقین کی جانب سے مہر لگائے گئے کاغذات پر اس کا تعین نہیں کیا جاتا، اس وقت تک کوئی قابل عمل ڈگری نہیں ہے۔

2. عدالتِ عملدرآمد ابتدائی ڈگری حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ حتمی ڈگری منظور نہ ہو جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 20 قاعدہ 18 (2) کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ ایک حتمی ڈگری پاس ہونے کے بعد اور اس پر حتمی ڈگری حاصل کرنے کے لیے مہر بند کاغذات کی ادائیگی کے لیے ایک ہدایت جاری کی جاتی ہے اور اسے مہر بند کاغذات پر مناسب طریقے سے ڈوبا جاتا ہے، یہ قابل عمل ہو جاتا ہے یا ایک آلہ بن جاتا ہے جس پر مناسب طریقے سے مہر لگ جاتی ہے۔ اس طرح شرط یہ ہے کہ ایک حتمی ڈگری تیار کی جائے اور پھر اسے مطلوبہ قیمت کے مہر بند کاغذ پر ڈال دیا جائے۔ یہ دونوں اعمال مل کر ایک حتمی ڈگری تشکیل دیتے ہیں، جو ابتدائی ڈگری کے قیود سے فریقین کے حقوق کو واضح کرتے ہیں۔ اس وقت تک کوئی قابل عمل ڈگری نہیں ہے جیسا کہ آرڈر 20 قاعدہ 18 (2) مجموعہ ضابطہ دیوانی میں تصور کیا گیا ہے جو پرانے حد بندی ایکٹ کے بقیہ آرٹیکل 182 کو راغب کرتا ہے۔ حد بندی صرف اس وقت شروع ہوتی ہے جب حتمی ڈگری مہر والے کاغذات پر مگن ہو جاتی ہے۔

یشونت بنام والچند، اے آئی آر (1951) ایس سی 17، پر انحصار کیا۔

مکسودن پی ڈی بنام لکشمی دیوی، اے آئی آر (1983) پٹنہ 105 اور شریمتی کوٹی پلی مہالکشما بنام کے گنیشور راؤ، اے آئی آر (1960) اے پی 54 نے منظوری دی۔

پانڈیوی ستیانندم بنام پی نمیبیا، اے آئی آر (1938) مدراس 307 اور بسّما بنام شیوما، اے آئی آر (1963) میسور 323، نامنظور۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

رامیشور سنگھ بنام ہو میشور سنگھ، اے آئی آر (1921) پی سی 31، حوالہ دیا گیا۔

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: 1977 کی دیوانی اپیل نمبر 2652-53۔

1977 کے ایف اے نمبر 229/76 اور ایل پی اے نمبر 15 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 7.3.77 اور 7.4.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے وی این گنپولی، اے ایس بھسمے اور مس پنکا کمار۔

جواب دہندگان کے لیے مسز جے ایس وڈا اور مس اوشا ریڈی۔

عدالت کا فیصلہ کے راما سوامی، جسٹس نے سنایا۔

کے راما سوامی، جسٹس - خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں 7 اپریل 1977 کے بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے سے پیدا ہوتی ہیں جس کے ذریعے ایل پی اے 77/15 کو محدود مدت میں خارج کر دیا گیا تھا۔ ان اپیلوں میں پیدا ہونے والے قانون کے سوال کا فیصلہ کرنے کے لیے حقائق ایک مختصر دائرے میں ہوتے ہیں۔ 2 اگست 1955 کو، ایس پی ایل میں ابتدائی ڈگری حاصل کی۔ دیوانی مقدمہ نمبر 296/49 یہ اعلان کرتے ہوئے منظور کیا گیا کہ چندر کانت پہلا مدعا علیہ 6/1 ویں حصص کا حقدار ہے اور اپیل کنندگان جائداد متدعوایہ میں 6/5 ویں حصص کے حقدار ہیں۔ 19 اپریل 1958 کو حتمی ڈگری کی تیاری کا حکم دیا گیا۔ 19 دسمبر 1960 کو پہلے مدعا علیہ نے اپنے چھٹے حصے کی حد تک حتمی ڈگری پر دستخط کرنے کے لیے نان جوڈیشل اسٹام فراہم کیے۔ 11 جنوری 1961 کو، اس کی طرف سے ایک حتمی ڈگری، مہر والے کاغذات پر مگن تھی اور ٹرائل کورٹ نے اس پر دستخط کیے تھے۔ چونکہ اپیل گزاروں نے نان جوڈیشل اسٹام فراہم نہیں کیے تھے، اس لیے ان کے لیے کوئی حتمی ڈگری نہیں دی گئی۔ دوسری طرف، ابتدائی ڈگری پر عمل درآمد کے لیے ان کی طرف سے درخواست نمبر 63/41 دائر کیا گیا تھا جسے بعد میں واپس لے لیا گیا تھا۔ درخواست نمبر 70 1965 میں دائر کیا گیا تھا جسے 13 مارچ 1968 کو خارج کر دیا گیا تھا کیونکہ درخواست کو حد سے روک دیا گیا تھا۔ پہلی اپیل نمبر 68/605 میں، عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ "اس حقیقت کے پیش نظر کہ نان جوڈیشل اسٹام پر کوئی حتمی ڈگری منظور نہیں کی گئی تھی، اس پر عمل درآمد کے لیے کوئی ڈگری موجود نہیں تھی"۔ اس لیے 12 اگست 1975 کو اپیل خارج کر دی گئی۔ 14 اگست 1975 کو، اپیل گزاروں نے نان جوڈیشل اسٹام کو قبول کرنے اور حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے ٹرائل کورٹ کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سامنے متفرق درخواست نمبر 75/538 دائر کی۔ مذکورہ درخواست کو مدعا علیہ نے حد بندی کی استدعا کرتے ہوئے چیلنج کیا تھا۔ ٹرائل کورٹ نے اعتراض کو خارج کر دیا اور 3.2.76 پر درخواست کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ درخواست کو حد سے روکا نہیں گیا تھا۔ پہلی اپیل نمبر 76/229 میں، عدالت عالیہ کے واحد جج نے فیصلہ دیا کہ حد اس تاریخ سے چلنا شروع ہوئی جب حتمی ڈگری پاس کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ چونکہ درخواست اس تاریخ سے شمار کی گئی حد کی مدت ختم ہونے کے بعد دائر کی گئی تھی، اس لیے عدالت نے 7 مارچ 1977 کو فیصلہ دیا کہ اسے حد سے روک دیا گیا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، مزید اپیل پر، ڈویژن بنچ نے اپیل کو محدود طور پر خارج کر دیا۔

غور کے لیے اہم سوال یہ ہے کہ مہر بند کاغذات پر حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے درخواست دائر کرنے کی حد کب شروع ہوتی ہے۔ اس نکتے پر اس عدالت کا کوئی براہ راست فیصلہ نہیں ہے۔ لہذا، وکیل کو تفصیل سے سننے کے بعد، ہم اپیل میں فیصلہ محفوظ رکھتے ہیں اور آزادانہ طور پر تفصیلی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اس سوال پر عدالتِ عالیہان میں اختلاف رائے ہے۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 20 قاعدہ 7 میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ ڈگری "اس دن ہو گی جس دن فیصلہ سنایا گیا تھا، اور جب جج خود کو مطمئن کر لے گا کہ ڈگری فیصلے کے مطابق تیار کی گئی ہے، تو وہ ڈگری پر دستخط کرے گا"۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 2(2) میں "ڈگری" کی وضاحت کی گئی ہے جس کا مطلب ہے "کسی عدالتی فیصلہ کا باضابطہ اظہار جو، جہاں تک عدالت کے اظہار کے حوالے سے ہے، مقدمے میں تنازعہ میں تمام یا کسی بھی معاملے کے حوالے سے فریقین کے حقوق کا حتمی طور پر تعین کرتا ہے اور یا تو ابتدائی یا حتمی ہو سکتا ہے"۔ ابتدائی ڈگری وہ ہوتی ہے جو فریقین کے حقوق اور واجبات کا اعلان کرتی ہے اور اصل نتیجہ کو مزید کارروائی میں طے کرنے کے لیے چھوڑ دیتی ہے۔ پھر، ابتدائی ڈگری کے مطابق کی جانے والی مزید جانچوں کے نتیجے میں، فریقین کے حقوق کا مکمل طور پر تعین کیا جاتا ہے اور اس طرح کے عزم کے مطابق ایک ڈگری منظور کی جاتی ہے جو حتمی ہے۔ دونوں ڈگریاں ایک ہی سوٹ میں ہیں۔ حتمی ڈگری کو دو طریقوں سے حتمی کہا جا سکتا ہے: (i) جب ابتدائی ڈگری کے خلاف اپیل دائر کیے بغیر اپیل کا وقت ختم ہو گیا ہو یا اس معاملے کا فیصلہ اعلی ترین عدالت نے کر دیا ہو؛ (ii) جب، ڈگری پاس کرنے والی عدالت کے حوالے سے، وہ مکمل طور پر نمٹ جائے۔ یہ مؤخر الذکر معنی میں ہے کہ لفظ "ڈگری" مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 2(2) میں استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے ڈگری کی اپیلی صلاحیت حتمی ڈگری کے طور پر اس کے کردار کو متاثر نہیں کرے گی۔ حتمی ڈگری محض ابتدائی ڈگری کی تکمیل کرتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

آرڈر 20 قاعدہ 18 میں جائیداد کی تقسیم یا اس میں حصص کے علیحدہ قبضے کے لیے ڈگری پاس کرنے کا تصور کیا گیا ہے۔ ذیلی قاعدہ (2) وہ مواد ہے جو یہ فراہم کرتا ہے کہ "اگر اور جہاں تک اس طرح کی ڈگری کا تعلق کسی دوسری غیر منقولہ جائیداد یا متحرک جائیداد سے ہے، عدالت، اگر مزید تفتیش کے بغیر تقسیم یا علیحدگی آسانی سے نہیں کی جاسکتی ہے، تو جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے متعدد فریقوں کے حقوق کا اعلان کرتے ہوئے ابتدائی ڈگری پاس کر سکتی ہے اور ایسی مزید ہدایات دے سکتی ہے جس کی ضرورت ہو۔" (**زور دینا**) اس طرح، یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ جہاں ڈگری کا تعلق کسی غیر منقولہ جائیداد سے ہے اور علیحدگی کی تقسیم کو مزید جانچ کے بغیر آسانی سے نہیں کیا جاسکتا، تب عدالت کو جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے کئی فریقوں کے حقوق کا اعلان کرتے ہوئے ابتدائی ڈگری پاس کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ عدالت کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ اس سلسلے میں مزید ہدایات دے سکتی ہے۔ تقسیم کے مقدمہ میں ابتدائی ڈگری، مقدمے میں ایک قدم ہے جو حتمی ڈگری پاس ہونے تک جاری رہتا ہے۔ مشترکہ وارث یا شریک حصص دار کے ذریعے تقسیم کے مقدمے میں عدالت کو صرف مدعی کے حصص کے لیے ڈگری نہیں دینی چاہیے، اسے تمام وارثوں کے حصص کو فریق بنانے کے بعد ان پر غور کرنا چاہیے اور پھر ابتدائی ڈگری پاس کرنی چاہیے۔ ذیلی قاعدہ (2) میں "جائیداد میں دلچسپی رکھنے والے متعدد فریقوں کے حقوق کا اعلان" کے الفاظ اس بات کی نشاندہی کریں گے کہ ابتدائی ڈگری پاس کرتے وقت مدعی کے علاوہ دیگر فریقوں کے حصص کو مدنظر رکھنا ہوگا۔ لہذا، تقسیم کے لیے ابتدائی ڈگری صرف فریقین کے حقوق اور مشترکہ خاندان یا مشترکہ جائیداد میں ان کے حصص کا اعلان ہے، جو مقدمے کا موضوع ہے۔ حتمی ڈگری کو حدِ پیمائش کے لحاظ سے تقسیم کی وضاحت کرنی چاہیے اور اسے مہر والے کاغذات پر مکمن کرنے کی ضرورت ہے۔

ابتدائی ڈگری نے، ان اپیلوں میں، اعلان کیا کہ جائیدادوں کا تعلق مدعی اور مدعا علیہ نمبر 1 کے مشترکہ خاندان سے ہے جو شیڈول 'A' اور 'B' میں بیان کیا گیا ہے۔ جائیدادوں کی تفصیلات شمار کی گئی ہیں اور وہ ابتدائی ڈگری میں مذکور فریقین کے حق کے مطابق تقسیم کے ذمہ دار ہیں۔ دوسرے لفظوں میں چندر کانت کا 6 / 1 واں حصہ ہے اور اپیل گزاروں کا 6 / 5 واں حصہ ہے۔ سابقہ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ اپنی بہنوں کی شادی کے اخراجات کے لیے اس کے حصص کے لیے مختص جائیداد پر چارج کے ساتھ ایک خاص رقم ادا کرے۔ وہ ابتدائی ڈگری کے پیراگراف 7 میں بیان کردہ کچھ جائیدادوں کے سلسلے میں مقدمہ دائر ہونے کی تاریخ سے بہت زیادہ منافع کا بھی حقدار ہے۔ ڈگری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے پیراگراف 8 میں مذکور جائیدادوں کو تقسیم کرنے کے لیے ایک کمشنر مقرر کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ پیراگراف 9 مخصوص جائیدادوں کے سلسلے میں کچھ چارجز کا اعلان کرتا ہے۔اس طرح یہ دیکھا جائے گا کہ فریقین کے حقوق کے اعلان اور حصص پر چارج کے علاوہ کوئی حتمی ڈگری نہیں ہے۔ تقسیم کو کمشنر کی طرف سے متاثر کیا جانا ہے جس کی تقرری کی جاتی ہے اور اس کی طرف سے عدالت کی ہدایات کے مطابق۔پہلے مدعاعلیہ کے چھٹے حصص کے سلسلے میں ابتدائی ڈگری اس کی طرف سے جمع کردہ مہربند کاغذات پر درج کی گئی تھی۔سوال یہ ہے کہ کیا اس کے بعد ڈگری حتمی ہو گئی اور فریقین کے حقوق واضح ہو گئے، جیسا کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 2(2) کے تحت تصور کیا گیا ہے اور، اگر ایسا ہے تو، اس پر عمل درآمد کے لیے حد کب شروع ہو گی؟

یہ دیکھا گیا ہے کہ عدالت عالیہ کے سنگل جج نے فیصلہ دیا کہ نقل اس تاریخ سے چلنا شروع ہوئی جب سول کورٹ کی طرف سے حتمی ڈگری پاس کرنے کی ہدایت دی گئی تھی اور چونکہ اپیل گزاروں کی طرف سے اس تاریخ سے تین سال کے اندر درخواست نہیں دی گئی تھی، اس لیے عمل درآمد کی درخواست پر روک لگا دی گئی تھی۔واحد جج نے یہ نتیجہ اخذ کیا:-

"لہذا، میں یہ مانتا ہوں کہ تقسیم کے مقدمے میں حتمی ڈگری پر عمل درآمد کی حد اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جس پر حتمی ڈگری منظور کی جاتی ہے، یعنی اس تاریخ سے جس پر حتمی ڈگری لینے کی ہدایت کرنے والا فیصلہ دیا جاتا ہے اور اس کے بعد کی کسی تاریخ سے نہیں جس پر فریق حتمی ڈگری کو منہمک کرنے کے لیے نان جوڈیشل اسٹام فراہم کرتا ہے اور جب عدالت اسٹام پر حتمی ڈگری منہمک کرتی ہے اور اس پر دستخط کرتی ہے۔"

سوال یہ ہے کہ کیا مذکورہ بالا نظریہ درست ہے؟ چونکہ ڈگری وہ ہے جو حد بندی ایکٹ، 1963 سے پہلے کی ہے، اس لیے ہمیں تنازعہ کا فیصلہ کرنے کے لیے حد بندی ایکٹ، 1908 (مختصر طور پر، 'پرانا ایکٹ') میں موجود توضیعات کو دیکھنا ہے۔پرانے ایکٹ کے پہلے شیڈول کے آرٹیکل 182 میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ "کسی بھی سول عدالت کی ڈگری یا حکم پر عمل درآمد کے لیے جو آرٹیکل 183 یا مجموعہ ضابطہ دیوانی کے دفعہ 48 کے ذریعے فراہم نہیں کیا گیا ہے، تین سال کی حد کی مدت اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جب قانون کے مطابق مناسب عدالت میں عمل درآمد کے لیے کی گئی درخواست پر حتمی حکم منظور کیا گیا تھا، یا ڈگری یا حکم پر عمل درآمد کے لیے کچھ قدم اٹھانے کے لیے۔"وضاحت میں کہا گیا ہے کہ "جہاں ڈگری یا حکم ایک سے زیادہ افراد کے حق میں الگ الگ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

منظور کیا گیا ہے، جس میں موضوع کے حصوں کو ہر ایک کے لیے قابل ادائیگی یا قابل ادائیگی قرار دیا گیا ہے، آرٹیکل کے نوٹ 5 میں مذکور درخواست صرف ان افراد یا ان کے نمائندوں کے حق میں نافذ ہوگی جو اس کے ذریعے کیے جائیں۔ لیکن جہاں ڈگری یا حکم ایک سے زیادہ افراد کے حق میں مشترکہ طور پر منظور کیا گیا ہے، ایسی درخواست، اگر ان میں سے کسی ایک یا زیادہ کے ذریعہ، یا اس کے یا ان کے نمائندوں کے ذریعہ کی گئی ہے، تو ان سب کے حق میں نافذ ہوگی۔" لہذا، یہ واضح ہوگا کہ جہاں ایک سے زیادہ افراد کے خلاف مشترکہ طور پر ڈگری یا حکم منظور کیا گیا ہے، درخواست ان سب کے خلاف نافذ العمل ہوگی، چاہے وہ ایک یا زیادہ کے ذریعے کی گئی ہو۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ ابتدائی ڈگری الاٹ کی جانے والی جائیدادوں پر چارج کے ساتھ فریقین کے حقوق کا اعلامیہ ہے اور کچھ مخصوص جائیدادوں کی تقسیم کے لیے ایک کمشنر کا تقرر ضروری ہے۔ لہذا، جیسا کہ آرڈر 20 کے قاعدہ 18 کے ذیلی قاعدہ (2) میں تصور کیا گیا ہے، یہ صرف ایک ابتدائی ڈگری تھی جس میں عدالت کو مزید ہدایات دینے کا اختیار رکھنے والے فریقین کے حقوق کا اعلان کیا گیا تھا۔ یہ طے شدہ قانون ہے کہ ایک سے زیادہ حتمی ڈگری پاس کی جا سکتی ہے۔ پہلے مدعا علیہ کے حصے کے حوالے سے حتمی ڈگری پاس ہونے کے بعد دیگر جائیدادوں کے حوالے سے فریقین کے حقوق کو سلجھایا نہیں گیا ہے اور نہ ہی جائیدادوں کو حدود پیمائش کے لحاظ سے تقسیم کرنے کی کوئی حتمی ڈگری منظور کی گئی ہے اور نہ ہی ابتدائی ڈگری میں اعلان کردہ فریقین کے حصص کے لحاظ سے جائیدادوں کو تقسیم کرنے کے لئے کوئی درخواست دی گئی ہے۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ تقسیم کے لیے ابتدائی ڈگری پاس کرنے کے بعد ڈگری کو حتمی ڈگری کے بغیر مؤثر نہیں بنایا جا سکتا۔ پہلے مدعا علیہ کے حق میں دی گئی حتمی ڈگری جائیدادوں کی کسی حد بندی یا تقسیم کے بغیر اس کے چھٹے حق کی حد تک صرف جزوی ہوتی ہے۔ جب تک حتمی ڈگری کی کارروائی میں حقوق کا تعین نہیں کیا جاتا ہے اور جب تک اس کی طرف سے حتمی ڈگری نہیں کی جاتی ہے، تب تک پہلے مدعا علیہ اور اپیل کنندگان کے 6/1 ویں اور 6/5 ویں حصص کے اعلان کے لحاظ سے تقسیم کے لیے جائیدادوں کے قیود سے فریقین کے حقوق کا حتمی تعین کرنے والے عدالتی فیصلہ کا کوئی باضابطہ اظہار نہیں ہوتا ہے تاکہ فریق کو حتمی ڈگری پر عمل درآمد کے لیے درخواست دینے کا حق حاصل ہو۔

رمیشور سنگھ - ڈگری دار بنام ہومیشور سنگھ - مدیون، اے آئی آر (1921) پریوی کونسل 31 میں، حقائق، مختصر طور پر، یہ تھے: امداد کے تحت کچھ رقم کی ادائیگی کے لیے مشترکہ ذمہ داری

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تھی۔ اس کی طرف سے ایک ڈگری منظور کی گئی اور جائیداد کو عمل درآمد کے لیے اسٹیٹ کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی۔ دلیل تھی کہ چونکہ پہلے ایک ڈگری دی جاتی تھی جو قابل عمل ہوتی تھی لیکن حد کے اندر کوئی درخواست نہیں کی جاتی تھی، اس لیے ڈگری غیر قابل عمل ہو جاتی تھی، جس کی وجہ سے حد بندی کی جاتی تھی۔ اسے عدالت عالیہ نے قبول کر لیا۔ اپیل پر، عدالتی کمیٹی نے فیصلہ دیا کہ "حد بندی قانون کی توضیعات کو لاگو کرنے کے لیے، جس ڈگری کو نافذ کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ اس طرح کی شکل میں ہونی چاہیے تاکہ اسے نافذ کیے جانے کے حالات میں قابل بنایا جا سکے"۔ ڈگری اپنے دائرہ کار میں محدود ہونے کی وجہ سے، یہ قرار دیا گیا کہ حد بندی ڈگری کی تاریخ سے شروع نہیں ہوئی تھی جیسا کہ تیار کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ کی وکیل شریمتی جیشری وڈ دلیل یہ ہے کہ پریوی کونسل نے درخواست جمع ہونے کی تاریخ سے تین سال کے اندر درخواست دینے کے اصول کو برقرار رکھا، جیسا کہ پرانے حد بندی قانون کے آرٹیکل 181 میں فراہم کیا گیا ہے، مذکورہ کیس کا تناسب اس معاملے کے حقائق پر لاگو ہوتا ہے کیونکہ درخواست تین سال کے اندر یا 12 سال کے اندر نہیں کی گئی تھی اور اس لیے اسے حد بندی کے ذریعے ناامید طور پر روک دیا گیا تھا۔ اس نے یشونت بنام والچند، اے آئی آر (1951) ایس سی 17 میں بھی اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا، اور مکسودن پرساد بنام شریمتی لکشمی دیوی، اے آئی آر (1983) پٹنہ 105، پانڈیوی ستیانندم بنام پی نمیا، اے آئی آر (1938) مدراس 307، اور بسما بنام شیوما، اے آئی آر (1963) میسور 323 کے فیصلے پر انحصار کیا۔

جیسا کہ پہلے پایا گیا ہے، ابتدائی ڈگری میں اعلان کردہ حصص کے قیود سے جائیدادوں کو تقسیم کرنے والے فریقین کے حقوق کا تعین کرنے کے لیے کوئی قابل عمل حتمی ڈگری نہیں نکالی گئی ہے۔ ابتدائی ڈگری نے صرف یہ اعلان کیا تھا کہ فریقین کے حصص اور جائیدادیں اس سلسلے میں مقرر کیے جانے والے کمشنر کے ذریعے ان حصص کے مطابق تقسیم کی جا سکتی ہیں۔ مانا جاتا ہے کہ کوئی کمشنر مقرر نہیں کیا گیا تھا اور نہ ہی سب سے متعلق کوئی حتمی ڈگری پاس کی گئی تھی۔

یشونت کے معاملے (اوپر) میں، حقائق یہ تھے کہ حساب فہمی کے لیے ابتدائی ڈگری شراکت داری کے اکاؤنٹ کو پیش کرنے کے لیے ایک مقدمے میں منظور کی گئی تھی۔ وہاں کورٹ فیس کی کمی قابل ادائیگی تھی۔ یہ دعوی کیا گیا کہ جب تک عدالت کی فیس کی کمی کی ادائیگی نہیں کی جاتی تھی، حتمی ڈگری حاصل کرنے کا حق پیدا نہیں ہوا تھا اور اس وجہ سے، حد صرف عدالت کی فیس کی کمی کی ادائیگی کی تاریخ سے ہی چلنا شروع ہوتی ہے۔ اس عدالت نے اس دلیل کو خارج کر دیا اور فیصلہ دیا کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ابتدائی ڈگری ایک مشروط ڈگری نہیں تھی اور اس کی نفاذ کا انحصار مستقبل کے ایکٹ پر نہیں تھا، یعنی عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی؛ اور بعد کی تاریخ میں اس کی ادائیگی اس تاریخ سے چلنے کے لیے نئی حد فراہم نہیں کرے گی۔

جہاں تک مکسودن کے معاملے (اوپر) کا تعلق ہے، ہم بتاتے ہیں کہ اس کا صحیح فیصلہ نہیں کیا گیا تھا۔ حد اس تاریخ سے شروع نہیں ہوتی جب حتمی ڈگری پاس کرنے کی ہدایت دی جاتی ہے۔ صرف حتمی ڈگری پاس کرنے کے لیے مہر بند کاغذ کی فراہمی کی ہدایت دینا حتمی ڈگری پاس کرنے کے مترادف نہیں ہے۔ جب تک حدِ پیمائش کے ذریعہ فریقین کے حقوق کا تعین کرنے والی حتمی ڈگری تیار نہیں کی جاتی ہے اور فریقین کے ذریعہ فراہم کردہ مہر بند کاغذ (ز) پر مگن ہو جاتی ہے، تب تک کوئی قابل عمل ڈگری نہیں ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں، یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ بمبئی اسٹام ایکٹ، 1958 کی دفعہ 2 (اے)، جیسا کہ مقامی ایکٹ کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، فراہم کرتی ہے کہ شیڈول-1 میں آرٹیکل 46 کے مطابق سول کورٹ کی ڈگری پر مہر لگانا ضروری ہے۔ اس کی دفعہ 34 میں کہا گیا ہے کہ "ڈیوٹی کے ساتھ چارج ہونے والا کوئی بھی دستاویز کسی بھی مقصد کے لیے کسی ایسے شخص کے ذریعے ثبوت میں داخل نہیں کیا جائے گا جس کے پاس قانون کے ذریعے یا فریقین کی رضامندی سے ثبوت حاصل کرنے کا اختیار ہو، یا اس پر کسی ایسے شخص کے ذریعے یا کسی سرکاری افسر کے ذریعے کارروائی، اندراج یا تصدیق کی جائے گی جب تک کہ اس طرح کے دستاویز پر مناسب مہر نہ لگ جائے۔" لہذا، عمل درآمد کرنے والی عدالت ابتدائی ڈگری حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ حتمی ڈگری منظور نہ ہو جیسا کہ آرڈر 20 رول 18 (2) کے تحت تصور کیا گیا ہے۔ حتمی ڈگری پاس ہونے کے بعد اور اس پر حتمی ڈگری کو شامل کرنے کے لیے مہر بند کاغذات کی ادائیگی کے لیے ایک ہدایت جاری کی جاتی ہے اور اسے مہر بند کاغذ (ز) پر مناسب طریقے سے ڈوبا جاتا ہے، یہ قابل عمل ہو جاتا ہے یا ایک آلہ بن جاتا ہے جس پر باضابطہ طور پر مہر لگ جاتی ہے۔ اس طرح، شرط کی مثال یہ ہے کہ ایک حتمی ڈگری تیار کی جائے اور پھر اسے مطلوبہ قیمت کے مہر بند کاغذ (ز) پر ڈال دیا جائے۔ یہ دونوں قوانین مل کر حتمی ڈگری تشکیل دیتے ہیں، جو ابتدائی ڈگری کے قیود سے فریقین کے حقوق کو واضح کرتے ہیں۔ تب تک، کوئی قابل عمل ڈگری نہیں ہے جیسا کہ آرڈر 20 قاعدہ 18 (2) میں تصور کیا گیا ہے، جو پرانے حد بندی ایکٹ کے بقیہ آرٹیکل 182 کو راغب کرتا ہے۔ عدالتِ عالیہان کے متضاد خیالات، اچھے قانون نہیں ہیں۔ شریمتی کوٹی پلی مہالکشما بنام کے گنیشور راؤ، اے آئی آر (1960) اے پی 54 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی ایک ڈویژن بنچ نے قانون کے اس سوال کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درست فیصلہ کیا جس میں کہا گیا تھا کہ حد صرف اس وقت شروع ہوتی ہے جب حتمی ڈگری کو مہر بند کاغذات پر ڈوبا جاتا ہے۔

اس کے مطابق، اپیلوں کی اجازت ہے۔عدالت عالیہ کے فیصلوں اور احکامات کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ٹرائل کورٹ کے فیصلوں کی تصدیق ہوتی ہے۔ٹرائل کورٹ کو ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ پہلے حتمی ڈگری پاس کرے اور پھر اپیل گزاروں کی طرف سے پہلے سے فراہم کردہ سٹام پیپر پر اس کا اندراج کرے؛ اگر مزید سٹام پیپر کی ضرورت ہو تو انہیں فراہم کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جائے گا۔اس کے بعد اس پر حتمی ڈگری نکالی جائے گی۔اس کے بعد عدالت قانون کے مطابق حتمی ڈگری پر عمل درآمد کے لیے آگے بڑھے گی۔

ان حالات میں، فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پورے وقت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

اپیلوں کو منظور کیا گیا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document